(۵۴)

دل تلوار سے نہیں خدائی تعلق سے فتح ہوتے ہیں

(فرمودہ یکم جنوری ۱۹۱۵ء)

تشہّد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے فرمایا:-

دنیا میں بہت سے مشکل کام بھی ہوتے ہیں اور بہت سے آسان بھی ہوتے ہیں لیکن تمام مشکل کاموں سے بڑا مشکل کام دلوں کو فتح کرنا ہوتا ہے کیونکہ دوسرے کے دل پر کسی کا قبضہ وتصرّف نہیں ہوتا۔ دنیا میں بڑے بڑے بادشاہ گزرے ہیں جنہوں نے تلوار کے زور سے ملکوں کے ملک فتح کر لئے اور وہ فتوحات پر فتوحات کرتے چلے گئے لیکن کسی کو ان کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہ ہوئی لیکن باوجود اتنی فتوحات کے وہ دلوں پر قابض نہ ہو سکے اور وہ دلوں پر فتح نہ حاصل کر سکے۔ ذرا ان سے سستی ہوئی اور ادھر ملک میں بغاوت شروع ہو گئی۔ اگر بغاوت نہ بھی ہوئی تو بھی ان کے ماننے والوں نے ان کی اطاعت تلوار کے ڈر سے کی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے ماننے والوں کی اطاعت لوگ تلوار کے ڈر سے نہیں بلکہ دل سے کرتے ہیں۔ بعض لوگ دنیا میں سچے دوست کی تلاش میں ہزاروں ہزار روپیہ خرچ کر دیتے ہیں مگر انہیں کوئی سچا دوست نہیں ملتا۔ اور بعض انسانوں پر بعض لوگ ہزاروں روپیہ خرچ کرتے ہیں لیکن وقت پر وہ ان سے بے وفا ہو جاتے ہیں۔

خدا کی حکومت دلوں پر ہے۔ دنیا کے لوگوں کی حکومت صرف جسموں پر ہے اس لئے جو آدمی خدا کی طرف سے کھڑا ہوتا ہے خدا تعالیٰ اس کے قبضہ میں دل دے دیتا ہے۔ دیکھو یا تو انسان ایسا کمزور ہوتا کہ ایک دل کا بھی اپنے قبضہ میں کرنا اس کی طاقت سے باہر ہوتا ہے۔ یا

پھر جب وہ خدا سے تعلق پیدا کر لے اور خدا کی طرف سے اسے کھڑا کیا جاوے تو ہزاروں ہزار دل اللہ تعالیٰ اس کے ماتحت کر دیتا ہے۔ دنیا میں سلطنت کے لحاظ سے بڑے بڑے بادشاہ اور دولت مند امیر اور عالم، طاقت اور قوت کے لحاظ سے بڑے بڑے قویٰ اور عقل و دانش کے لحاظ سے بڑے بڑے عقلمند لوگ موجود ہیں لیکن باوجود ان تمام کے اگر دلوں پر کسی کو حکومت ملی تو تمام دنیا میں سے ہندوستان کے ایک گوشہ میں ایک گمنام بستی میں رہنے والے مرزا غلام احمد کو ملی۔ یہ کونسی طاقت تھی جس نے تمام دنیا میں سے ایک ایسے دل کو تلاش کیا جو گمنامی کے گوشہ میں تھا۔ وہ کوئی دولت مند نہ تھا، وہ مشہور عالموں میں سے نہ تھا، وہ دنیاوی بادشاہ نہ تھا، اس کا نام مشہور نہ تھا اور وہ دنیاوی دولت کے لحاظ سے بڑا نہ تھا لیکن آسمان سے آواز آئی کہ میں اب اس کو حکومت دیتا ہوں جیسے گڈریے کی آواز پر بھیڑیں اس کے گرد جمع ہو جاتی ہیں اسی طرح خدا کی طرف سے ایک آواز آئی اور نیک دل رکھنے والے لوگ اس کے گرد جمع ہو گئے۔

کچھ لوگوں نے اس کی مخالفت بھی کی مگر اس کا کچھ بگاڑ نہ سکے بلکہ اپنا ہی نقصان کیا۔ اور کہنے والوں نے یہ بھی کہا بس یہ سلسلہ اس کی (حضرت اقدس مسیح موعودؑ) کی زندگی تک ہے پھر یہ کھیل ختم ہو جائے گا اور یہ سلسلہ نابود ہو جائے گا لیکن خدا نے جس کی طرف سے وہ آیا تھا دشمنوں کو شرمندہ کیا اور بتلا دیا کہ دلوں کی حکومت انسانوں کے ہاتھ میں نہیں بلکہ ہمارے ہاتھ میں ہے اور ہم تو زندہ ہیں۔ دشمن سلسلہ کی تباہی کے منتظر تھے لیکن خدا نے ان کی آنکھوں میں خاک جھونک دی اور بتلا دیا کہ یہ سلسلہ خدا کی طرف سے ہے۔ دشمنوں نے پھر کہا کہ ہم نہیں کہتے تھے کہ مرزا نے اپنے پاس مولوی چھپا کر رکھے ہوئے ہیں اور وہی سب کچھ کر رہے ہیں۔ بس اب یہ سلسلہ مولوی نورالدین کی زندگی تک ہی ہے ان کی آنکھ بند کرنے کی دیر ہے بس پھر تباہ ہو جائے گا۔ یہ بات صرف لوگوں کے دلوں میں نہ تھی بلکہ اسے اخباروں اور رسالوں میں بھی چھاپا گیا اور میں نے خود پڑھا کہ یہ سلسلہ بس مولوی صاحب کی زندگی تک ہے۔

دنیا میں کون سا انسان ایسا ہو سکتا ہے جو ہمیشہ کے لئے زندہ رہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا عظیم الشان انسان فوت ہو گیا۔ اب تک مسیح ناصری کو لوگوں نے زندہ رکھا ہوا تھا اسے بھی مسیح محمدیؐ نے آکر فوت شدہ ثابت کر دیا۔ آخر حضرت خلیفۃ المسیح بھی وفات پا گئے اور جیسا کہ

خدا نے پہلے بتلا دیا تھا کہ ’’دشمن کا بھی ایک وار نکلا‘‘ ۱؎۔ دشمنوں کو اب بھی موقع مل گیا اور انہوں نے خیال کیا کہ اب یہ جماعت بکھر جائے گی۔

ہندوستان میں دو قسم کے لوگ تھے، ایک وہ جو علماء و عوام کے طرف دار تھے اور دوسرے وہ جو انگریزی خوانوں کے حامی تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی وفات پر لوگوں نے کہا کہ مولوی نور الدین (حضرت خلیفۃ المسیح الاول) کے سبب سے یہ سلسلہ قائم تھا۔ لیکن جب وہ بھی رحلت فرما گئے تو لوگوں نے کہا کہ اس جماعت میں بعض انگریزی خواں ہیں انہی کے سہارے یہ سب کام ہوں گے۔ چونکہ خدا نے چاہا کہ اس زمانہ میں شرک مٹے اور توحید قائم ہو اور اسلام روشن ہو۔ دشمن نے چاہا کہ اپنے خیالات اور اپنے منہ کی پھونکوں کے ساتھ اس روشنی کو بجھا دے لیکن خدا نے جس کی طرف سے یہ سلسلہ تھا اسے محفوظ رکھا اور دشمن ناکام ہوا۔ ان انگریزی خوانوں کو جن کے سہارے اس سلسلہ کا قائم رہنا سمجھا جاتا تھا خدا تعالیٰ نے نکال کر پھر دکھا دیا کہ ہم اس کے قائم رکھنے والے ہیں اور کوئی نہیں ہے۔ باوجود اس کے کہ جماعت پر خطرناک زلزلے آئے لیکن اس خدا کی بنائی ہوئی عمارت پر کوئی غالب نہ آسکا اور یہ عمارت زلازل سے محفوظ رہی۔ یوں بھی تو تفرقہ دور ہو چکا تھا لیکن خدا تعالیٰ نے جلسہ سالانہ پر دکھلا دیا کہ جماعت ٹوٹی نہیں بلکہ اور خدا تعالیٰ نے اسے مضبوط کر دیا۔ مجھے یہ یقین ہے اور غالباً یہ شائع بھی ہو چکا ہے خدا تعالیٰ نے مجھے الہام کیا یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا۔ وہ آگ بجھ گئی اور خدا تعالیٰ اسے بجھاتا رہے گا اور کوئی تم میں تفرقہ نہیں ڈال سکے گا۔ کیونکہ دلوں کی حکومت خدا کے ہاتھ میں ہے۔ میں نے سورۃ فاتحہ اس لئے پڑھی ہے کہ اس کی ابتداء ہی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سے کی گئی ہے اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ ۲؎ اگر شکر کرو گے تو میں تمہیں بیش از پیش نعمتیں دوں گا اور تم پر ایک سے ایک بڑھ کر انعام کروں گا۔

تم سب مل کر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرو تو یہ جو کچھ تھوڑا سا تفرقہ رہ گیا ہے یہ بھی جلدی دور ہو سکتا ہے۔ وہ دن آتے ہیں اور وہ بعید نہیں ہیں صرف ایک دو سال اَور ہیں کہ یہ سب مشکلات دور ہو جائیں گی۔ صرف دو سال مشکلات کے اَور ہیں اور جیسا کہ مجھے معلوم ہوا ہے تیسرا سال ایسا آنے والا ہے کہ جماعت کے لوگ بڑی بڑی کامیابیاں دیکھیں گے۔ پس آؤ! سب مل کر دعا کریں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۳؎ الٰہی! آپ بڑی خوبیوں والے ہیں۔

اَلرَّحْمٰنِ بڑے رحمان ہیں۔ہم نے کیا کام کیا اور ہم نے کیا کیا۔ہم کس طرح لوگوں کے دلوں سے کفر کو نکال سکتے تھے۔یہ سب آپ ہی کا رحم اور فضل تھا۔اَلرَّحِیْمِ اگر ہم نے کوئی کوشش کی تو آپ نے اس کا عمدہ سے عمدہ پھل دیا اور اسے ضائع نہیں جانے دیا۔آپ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۴ ہیں۔اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۵ پیچھے جو کچھ ہم نے کیا وہ آپ ہی کا فضل تھا کہ ہم نے کیا۔آئندہ بھی ہم آپ ہی سے مدد چاہتے ہیں آپ ہی ہمیں مدد دیں تو ہم کچھ کر سکتے ہیں۔اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۶ آپ ہی ہماری رہنمائی کریں اور اپنے مقصود تک پہنچائیں۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ہماری نظریں آپ ہی پر ہیں آپ کے پاس ہی صداقت ہے۔ہم آپ سے صداقت کے طالب ہیں پس ہمیں صداقت دیجئے تا کہ ہم صادقوں کی راہ پر چلیں۔غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۸ ایسا کبھی نہ ہو کہ آپ ہم پر ناراض ہوں اور ناراض ہو کر ہم سے یہ نعمت چھین لیں اور نہ ہی ایسا ہو کہ ہم اسے چھوڑ دیں (اٰمِيْنَ يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ)

(الفضل ۷ جنوری ۱۹۱۵ء)

۱ الحکم ۳۰۔اکتوبر ۱۹۰۲ء + تذکرہ صفحہ ۶۱۲ ایڈیشن چہارم

۲ ابراھیم:۸ ۳ الفاتحۃ:۲ ۴ الفاتحۃ:۴

۵ الفاتحۃ:۵ ۶ الفاتحۃ:۶ ۷،۸ الفاتحۃ:۷